مشورہ سولان ہمہ محتاج بخاتم	با خاتم دہر آمدہ مشور محمدؐ	توریت بلا توریہ انجیل بہ تجمیل	گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہی	جو خسرو کشور بقا ہی	جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہی	خورشید عرب یہ عجم ہے
عالم ہی قدیر ہی احد ہی	سلطان قلم وابد ہی	وہ افسر فرق انبیا ہی	محبوب جناب کبریا ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	شاہنشہ کشور نبوت	آرائش مسند شریعت
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکان ہے	سب پر شرف نبی عیان ہے	وہ علت غائی جہان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے	اتھارہ ہزار عالم اس کے	ای خامہ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کے اوصاف
قندیل فلک بوجہ احسن	شمع مہ و مہر سے ہی روشن	جو فضل و شرف اسے بجا ہی	ہمنام جناب مصطفےؐ ہے
شاہنشہ ملک بے مثالی	محبوب حریم لایزالی	تو رخ دلپذیر اسلام	ماحی ملل ظہیر اسلام
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی	شمس الاخبار آسمان پر	ہی پیش مسیح نیک اختر
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز میں بکی ہی	کرتا ہی بقلب زار دلشاد	منشور محمدی کی فریاد
افعال حکیم لایزالی	ہوتی نہیں مصلحت سے خالی	چھپتے ہیں صحیح سب کوالف	بے شبہ ہے افسر صحایف
کیا لکھون ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہی ما عز فداک	عمدہ خبرین نفیس مضمون	ہر لفظ ہی رشک در مکنون
جب لغت نبی کا وقت آیا	خامہ نے ادب سے سر جھکایا	ہر سال روپیہ پانچ جو دے	اس گوہر بے بہا کو وہ لے
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی بشان شاہ لولاک	پر شرط ہی پیشگی کی ای یار	ما بعد سے کچھ نہیں سروکار
ای صل علے رسول امجد	سردار پیمبران محمد	سال و مہ و روز و شب الہی	ہو اسکو بہت بڑی ترقی
	اس نظم کو کر چکا جب ارقام	توقیع محمدی رکھا نام ؎	

انجیل مین دوسری کرنے ہی کے رکھنے کی ممانعت ہے یہان
پادری صاحب اور اونکے میم صاحبہ کے ہزارون قمیص اور کوٹ
و پاتلون وگونون سے صندوق لبریز ہین حتی کہ نیلام کرنے
پر بھی نہین نمرتے - اب ناظرین خود غور فرمالین کہ ہمارے
دوست پادری اور مسیحی کسقدر انجیل کے احکامات پر عمل کرتے
ہین ہمنے تو جب دیکھا اتنی ہی کے دانت نظر آئے کہ کہانیکی اور
ہین اور دکھانیکے دوسرے - القصہ کمتی فوج کے جنرل تو
پادری اودسیتہی بن سکتے ہین کیونکہ لفظ جنرل جسپر
عاید ہو اوس مین تھوڑے بہت سپاہیانہ خاصیت بھی
ہونی چاہیئے سو ہم بلا مبالغہ اپنے تجربہ سے کہتے ہین کہ
یہہ بھی خواص حضرت مین اچھی طرح موجود ہین - ڈیرہ دون
جالندہر وغیرہ کے عیسائیون سے جہان پادری صاحب برسون
رہی ہین پوچھنا چاہیئے کہ روز کتنے مسیحی بھائیون پر جوتے
اور سونٹے پادری صاحب موصوف کے دست مبارک سے
پڑتے تھے - اگر کوئی پوچھے تو پادری صاحب کے جزئی
کارروائی کا بیس برس گذشتہ تک تذکرہ لکھکر بتلادین
اور جن مسیحی برادرون نے اس بہادر جنرل کے سونٹے کھائے
ہین اونکے نام نامی بھی تذکرہ مین لکھی جائین - ہماری
رائے مین تو کمتی فوج کے افسرون کو ایسا جنرل بارا ۱۲
اور بارا ۱۲ جو بیس ۲۰ برس تک بھی دھوبندنے سے نصیب نہوگا
دوسرے حضرت - ہای افسوس کہ مسٹر بوزامل تخلص
آزاد اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو چلدئے ورنہ
جنرل صاحب موصوف کے اتاچی مسٹر آزاد کو مقرر کرنے کی
سفارش کمتی فوج کے آفسرون سے ہم کرتے - اگرچہ ہماری
مذہب مین بموجب حدیث شریف لا تصبا ۱۲

مواۃ فالغم قد افضلوا انی قد موا زاہ البخاری
کسی مرحوے کو برا کہنا روا نہین ہے مگر انجیل موجودہ مین ایسے
امر کی نسبت کوئی خاص حکم نہین بلکہ جیسا جو انسان زندگی
مین ہو ویسا اسکا بیان کر دینا عیسائیون مین معین مصلحت ہے
لہذا ہم بھی اس موقع پر مسٹر بوزامل کا مختصر تذکرہ ناظرین منشور محمدی کرتے ہین -
واضح ہو کہ بوزامل صاحب متخلص آزاد شہر جالندہر ملک
پنجاب کے رہنے والے تھے ابتداء شباب مین عیاشی اور مے نوشی
کا حد سے بڑہ کر ذوق شوق تھا جسکو یہہ اپنے قوم
(کہتری ہندو) کے مذہب مین رہکر پورہ کرنا مشکل جانتے
تھے اور چونکہ اوس زمانہ مین وہان کالجہ سات آٹھ برس
انگریزی عملداری کو گزرے تھے لہذا بابوون اور منشیون
کی کثرت نہ تھی جسطرح آجکے کمی سیر ماری ماری پھرتے ہین
بوزامل کو مشن اسکول جالندہر کی بدولت اردو اور
کچھ انگریزی حاصل ہوئے تھے لہذا وہ گل چھرے اوڑانیکے لئے
پادری کو لگنا تہہ صاحب بنگالی مشنری جالندہر سے
بیعت ہوی - پھر تو حکام کو بھی انکا خیال ہوا عالی جناب
مسٹر ابٹ صاحب بہادر نے جو سچے مسیحی اور دینداری مین
پادریون سے بھی بڑہ کر تھے اور اندنون جالندہر کے کمشنر تھے
بوزامل کو مشن اسکول جالندہر کی بدولت اردو اور
کچھ انگریزی حاصل ہوئے تھے لہذا وہ گل چھرے اوڑانیکے لئے
پادری کو لگنا تہہ صاحب بنگالی مشنری جالندہر سے
بیعت ہوی - پھر تو حکام کو بھی انکا خیال ہوا عالی جناب
مسٹر ابٹ صاحب بہادر نے جو سچے مسیحی اور دینداری مین
پادریون سے بھی بڑہ کر تھے اور اندنون جالندہر کے کمشنر تھے
بوزامل کو اپنے ہان کے سرشتہ داری عطا فرمائی - بی کے
بھاگون چھینکا تو تا پھر تو روز رشوت - اور شراب خواری
اور رندی بازی دل کھولکر ہونے لگی لطف یہہ کہ ساتھ
ہی انکی گرجہ مین بھی آپ حاضر ہو کر بڑی لمبی چوڑی دعا
مانگتے حتی کہ بعض مرتبہ جعلی آنسو بھی آنکھون سے ٹپکا پڑتے
تھے جس سے پادری اور حکام انکو بڑا دیندار جانتے تھے

گو چند ہی روز مین قلعی کھل گئی ایک زمیندار سے جسکا
رشتہ دار دورہ سپرد تھا پیٹ بھر کر آپنے رشوت لی اور
دو سو روپیہ برانڈی اور اگرا جلاس مین گئے مگر جو وعدہ رشوت
لیکر زمیندار سے کر گئے تھے اوسکو پورہ نہ کر سکے زمیندار
جلکر صاحب کمشنر بہادر کے حضور مین جا پکارا اور اپنے
دعویکا گواہون سے ثبوت دیدیا تبھی عیسای ہونیکے باعث
بورا مل کو صاحب نے قید تو نہین کیا مگر فوراً عدالت سے
نکال دیا - اوسکے تھوڑے دنون بعد مسٹر رابٹ صاحب
بہادر جوڈیشیل کمشنر پنجاب مقرر ہوکر لاہور مین تشریف
لیگئے اور وہان وہ چیف کورٹ پنجاب کے جواد نہین
دنون مین مقرر ہوا نخافست کلاس جج بھی ہو گئے
بورا مل شمایہ کے ایک رنڈی کو گھر مین ڈالکر دو برس بعد
پھر لاہور مین جناب رابٹ صاحب بہادر کے خدمت مین
نازل ہوی اور روئے - آنسو بہائے - بڑے لمبی چوڑے توبہ کی
جس سے صاحب کو جو عیسائیون کو نہایت عزیز رکھتے
تھے رحم آگیا اور خاص اپنے عدالت چیف کورٹ کی سررشتہ
داری عطا فرمائی - بورا مل صاحب دن بھر سرکاری کام
کرتے شام کو خوب برانڈی چڑہاکی انارکلی مین انجیل کا
وعظ فرماتے گھر کی بے نکاحی رنڈی کو مشہور کیا کہ مین
کوہ شملہ سے بیاہ لایا ہون مگر چند ہی روز مین قلعی
کھل گئی - مسٹر رابٹ صاحب بہادر نے انہین بہاولپور
کو جہان نواب کے مرجانیکے باعث نیا انتظام شروع
تھا بھیجدیا سنا ہی کہ وہان حضرت نے خوب رشوتین
اور ڈالین اور اسقدر شراب پی کہ جان کے لالے پڑ گئے
اور آخر اوسی شراب خانہ خراب نے اونکو بہشت لیکر پہنچایا

چھوڑا - افسوس کہ یہہ دیندار عیسا ہوکر آج سے روز زندہ
ہوتا تو ضرور کمتی فوج کے استعفا مین خصوصاً پادری صاحب جیسے جنرل کا اتاچی مقرر کرواتے خیر ع حق مغفرت
کرے عجب آزاد مرد تھا - اب بھی ہم کوشش کرکے کریسی کے بعد تلاش نکال ہی لینگے - باقی آئندہ
بقیہ جواب سوالات مندرجہ اخبار نور افشان
جب حواری حضرت عیسیٰ کے روبرو اپنے ایمان لانیکا
حال ظاہر کر چکے تو پھر از راہ عجز و نیاز دعا یہ خداوند
کریم کے درگاہ مین عرض پرداز ہوتے ہین کہ اے ہمارے
رب تو ناظر حاضر اور سمیع و بصیر ہے دیکھہ ہم صدق
دل سے تیری کتاب پر ایمان لائے اور تیرے رسول کو
قبول کیا اب تو ہمکو ایمان والون مین شمار کریو -
پھر سورت مائدہ کے رکوع ۶ مین ارشاد ہوتا ہے -

وقفینا علی اثارہم بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین
یدیہ من التورات و آتیناہ الانجیل فیہ ہدی و نور
و مصدقا لما بین یدیہ من التورات و ہدی و موعظۃ
للمتقین - ترجمہ اور پیچھے بھیجا ہم نے اونہین کے
قدمون پر عیسیٰ مریم کا بیٹا سچ بتاتا توریت کو جو آگے
سے تھی یعنے اس بات کی تصدیق کرتا کہ توریت
ضروری کتاب ہی اور اسکو دی ہم نے انجیل
جس مین ہدایت اور روشنی تھی یعنی دینداری کے
اصول اور ارکان اور نجات کے طریقے مندرج تھے جو
جو روحون کے واسطے بمنزلہ روشنی کے ہتی اور سچا
کرتے ہے اگلی توریت کو یعنے انجیل مین توریت
کے اون حکمون اور مذہبی اصولون کی تصدیق اور

تائید کئی گئی تھی جو تحریف اور تغیر و تبدل سے محفوظ اور مصون
تھے اس جملہ مین حرف من تبعیضی واقع ہوا ہے یعنے من جملہ
مروجہ اور محرفہ توریت کے بعض اجزاء اور مواقع کو جو صحیح تھے
اور راہ بتانے اور نصیحت کرنے والے کون کہ یعنے انجیل مین
اون لوگون کے واسطے جو ایمان لانا چاہتے ہین سیدھے
راستے اور اصول بتائے گئے ہین } اگر سایل صاحب یا کوئی
اور صاحب یہ ارشاد فرماوین کہ حضرت مسیح نے ساری
توریت کی تائید اور تصدیق کی ہے تو ہم ادب سے عرض
پرداز ہین کہ مروجہ توریت مین اس قسم کے خلاف تہذیب
اور خلاف ادب اور خلاف دینداری باتین اور قصص لکھی
ہین کہ کوئی نبی اونکی تصدیق نہین کر سکتا - اے ناظرین
انصاف فرمائیے عہد عتیق کے کتابون مین لکھا ہی کہ نعوذ باللہ
حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے دو لڑکیون سے زنا کیا -
داؤد علیہ السلام نے اوریا کے جورو اور اوسکے یہودا نے بہو سے
زنا کیا یعقوب ساری رات خدا سے کشتی لڑتا رہا خدا کی
دو جورو ئین ہین خدا کی ہنک بشیب اور ریحہ کی سی صورت
و شباہت ہی علی ہذا القیاس اور کئی خلاف دینداری
باتین - کیا منصف مزاج آدمی مان لیگا کہ حضرت مسیح نے
ان باتونکی تصدیق یا تائید کی ہوگی ہرگز نہین اگر تصدیق
کی ہی تو پھر اونکی نبوت اور رسالت پر حرف آئیگا -
سایل صاحب بی ادبی معاف میرے پر یہہ الزام تمام
ذکر ین کہ مین نے اس مضمون مین خلاف تہذیب باتین
درج کئے ہین جناب من میرا کیا قصور ہے یہہ سب باتین تو
مین نے آپ ہی کے بائبل سے اخذ کی ہین اگر الزام دینا
ہے تو بائبل کو دیجئے مین بے گناہ ہون ناقل کفر کفر نباشد

عتاب نہین ہو سکتا } پھر سورت مایندہ کے رکوع ۱۰ مین ارشاد ہوتا ہے وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ
ربی وربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ و
ماواہ النار ترجمہ اور مسیح نے کہا ہے کہ ای
بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا
مقرر شریک کیا جس نے اللہ کا سو حرام کی اللہ نے اوسپر
جنت اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہوگا } خداوند کریم ارشاد
فرماتے ہین کہ مسیح نے اپنے عہد نبوت اور ایام بعثت مین
بنی اسرائیل کو یہہ ہدایت اور تعلیم دی تھی کہ خداوند کریم
کی پرستش اور عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جو شخص
اوسکے ساتھ شریک گردانیگا وہ جنت مین داخل نہین
ہوگا اوس کا گھر دوزخ ہے سبحان اللہ حضرت مسیح نے کیسی
عمدہ توحید بیان کی ہے افسوس عیسائیون کو اس سے عشر
عشیر بھی نہ ملا } پھر سورت مریم کے رکوع ۲ مین وارد ہے
کہ وان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم
فاختلف الاحزاب من بینہم فویل للذین کفروا من مشہد
یوم عظیم ترجمہ اور کہا بلاشک اللہ ہے رب میرا
اور رب تمہارا سو اوسکی بندگی کرو یہہ ہے سیدھا راہ پھر
گئے پھر گئے فرقے اونمین سے سو خرابی ہے منکرون کو جس
وقت دیکھینگے ایک دن بڑا - اس آیت مین اللہ تعالے
ارشاد فرماتے ہین کہ حضرت مسیح نے تو لوگون کو یہہ تعلیم
دی تھی کہ خدا کو ایک کرکے مانو اوسکی ذات مین کسی کو
شریک نہ گردانو مگر افسوس مسیح کے صعود کے بعد لوگون نے ان
حکمون کو چھوڑ کر شرک اور تثلیث پرستی شروع کر دی -
اوپر کے قرآنی آیتون کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو ہدایت اور تعلیم دی
اور اس ہدایت اور تعلیم کا اصل الاصول اور رواج بندگی
یہہ تھا کہ خدا کو ایک اور یکتا سمجھین اوسکی پاک ذات مین
کسی کو شریک نکرین اوسیکی عبادت کرین اور اوسی کو
پوجین اور مسیح کو صرف ایک خدا کا غریب اور عاجز بندہ
اور رسول خیال کرین اور انجیل کو آسمانی کتاب جانین
اور حضرت عیسیٰ نے جو باتین اور احکام سکھائی اور فرمائی
ہین اونپر زور اور مضبوطی سے عمل درآمد کرین -
یہہ اصول اور تعلیم جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑی محنت
اور کوشش سے جاری کیا تھا کچھہ تھوڑی مدت تک
جسکو ہم آگے بیان کرینگے سچے اور مضبوط اعتقاد مسیحیون
مین سلسلہ وار جاری اور قایم رہی اور بعد اوس مدت
کے اوس سلسلہ مین اگرچہ کئی وجوہ اور اسبابسے ضعف
اور کم زوری آتی گئی جنکو ہم مفصل طور پر آگے بیان کرینگے
مگر باوجود حدوث اس ضعف اور کم زوری کے اوس
سچے اصول اور تعلیم کی کچھہ نہ کچھہ نشانات اور آثار
باقی رہے -

قولہ پس مین مسلمان بھائیون سے دریافت کرنا چاہتا
ہون کہ جو حضرت عیسیٰ پیغمبر کا سچا دین قرآن نے تسلیم کیا
وہ کس سنہ تک دنیا مین جاری تھا اور اوسکا کیا اصول
تھا کیا اوسکی تعلیم تھی اور وہ امت حضرت عیسیٰ پیغمبر کے
کس سنہ تک سچے دین پر قایم رہے -

اقول اوس دین کے اصول اور تعلیم جسکو قرآن نے
حضرت مسیح کا سچا دین قرار دیا ہے وہ ہی ہین کہ جنکو
ہم نے بایراد نصوص و آیات قرآنیہ اوپر کے سطرون مین
مختصر طور پر ذکر کیا ہی اگر مزید تحقیقات کی ضرورت ہو تو
قرآن مجید کو ملاحظہ فرمائیے - باقی رہی یہہ بات کہ وہ دین
سنہ تک دنیا مین جاری رہا اور وہ امت حضرت مسیح کی
کس سنہ تک سچے دین پر قایم رہے سو سایل صاحب کو
معلوم ہو کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام سن بلوغ کو پہنچے
تو اونھون نے خداوند کریم کے حکم سے بنی اسرائیل اور دوسرے
قومون کو راہ راست پر لانا اور سبیل ہدایت بتلانا شروع
کیا بنی اسرائیل اور اہل یہود نے از راہ شرارت و حماقت
حضرت مسیح علیہ السلام کے فرامین اور احکام کو نامنظور
کرکے عداوت اور شرارت پر کمر باندہی حضرت مسیح کو قسم قسم
کے اذیتین اور تکلیفین دینی شروع کین تاکہ اوسکی تعلیم
اور ہدایت کو فروغ نہو اگرچہ حضرت مسیح ہمیشہ بنی اسرائیل
کو یہی بات تبلاتے رہے کہ مجھکو خداوند کریم نے تمہاری
ہی ہدایت کے واسطے دنیا مین مبعوث کیا ہی مگر بنی اسرائیل
نے ایک بھی نہ مانی اخیر پر حضرت مسیح نے تنگ و مجبور ہوکر
اور قومون کی ہدایت کے طرف رجوع کیا جیسا کہ سورت
آل عمران مین وارد ہے فلما احس عیسیٰ منہم الکفر الخ
جب حضرت مسیح نے غیر قومون کے ہدایت کے جانب توجہ کی
تو سب سے اوّل دو ہمسایون اور چند مچھیون نے دین مسیحی قبول
کیا جب یہودیون نے اس حالت اور تھوڑی سے ترقی
کو دیکھا تو مارے حسد اور عداوت کے اس امر پر طیار اور
مستعد ہوے کہ کسی نہ کسی صورت سے بانی مذہب یعنے حضرت مسیح
علیہ السلام کو جان سے مار دیا جاوے تاکہ روز کا جھگڑا چکے -
اس صلاح و مشورت کے بموجب ایک شریر شخص عیسیٰ کے
گرفتار کرنیکے واسطے مقرر اور نامزد کیا گیا اوسنے موقعہ

پاکر حضرت مسیح کو گرفتار کرکے یہود کے سپرد کردیا یہودنے
ایک رات حضرت مسیح کو قید رکھا اور دوسرے روز جب قتل
کرنیکا ارادہ کیا تو دیکھا کہ وہان موجود نہین تھا کیونکہ
خداوند کریم نے اوسکو اپنی قدرت کاملہ سے آسمان پر اُٹھا
لیا تھا اسوقت مسیح کی عمر ۳۳ سال کی تھی خداوند کریم
کی قدرت دیکھیئے کہ جس شخص نے عیسیٰ کو پکڑوایا تھا
اوسکی صورت عیسیٰ کے مانند کرڈالی سرکاری لوگون نے
اوس ملعون کو عیسیٰ کے مشابہ سمجھکر پھانسی دیدیا چنانچہ
اس واقعہ کو قرآن نے سورت نساء مین واضح طور پر بیان
کردیا ہے کما قال اللہ تعالیٰ وقولہم انا قتلنا المسیح عیسی
ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ
لہم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لہم من علم الا
اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ تعالیٰ الیہ و
کان اللہ عزیزا حکیما -
صاحب تفسیر سراج الحق کا قول ہے کہ جب مسیح کو اہل یہود نے
ایک شریر اور بدکن آدمی کے معرفت گرفتار کیا تو رات بھر
اوسکو ایک قید خانہ مین قید رکھا اور نگرانی اور حفاظت
کے واسطے اوسی ملعون کو جسنے اوسکو گرفتار کروایا تھا
پہرہ دار مقرر کیا حضرت عیسیٰ تو اوسی رات خدا کی قدرت
سے آسمان پر اوٹھائے گئے جب صبح ہوی تو سرکاری
آدمیون نے حضرت عیسیٰ کو موجود نہ پاکر بہہ شک و شبہ کیا
کہ محافظ نے عیسیٰ کے شاگردون سے روپیہ لیکر عیسیٰ
کو رات ہی رات چھوڑ دیا چونکہ وہ شخص صورت مین حضرت
عیسیٰ کے مشابہ بہت دکھتا تھا اس واسطے یہودیون نے اوسکو
پکڑکر پھانسی دیدیا لوگون نے صورت کی مشابہت کے سبب
یقین کرلیا کہ مسیح قتل کیا گیا اور ساتھ ہی اسکے یہودنے
اس بات کو بھی مشہور کردیا کہ مسیح بموجب توریت کے
قتل ہوا کیونکہ توریت مین لکھا ہے کہ جو شخص جھوٹے
طور پر نبوت اور رسالت کا ادعا کرے گا قتل کیا جاویگا -
عام یہودیون کو اس دلیل کے پیش کرنے سے نہایت
ہی یقین اور اعتبار ہوگیا چنانچہ ابتک یہودی مسیح کے
قتل کو اسی دلیل سے مدلل کرتی ہین -
جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر اوٹھائے گئے
تو عیسائیون کے تھوڑی سی جماعت یہودیون کے ہاتھ سے
نہایت ہی تنگ اور مجبور ہوے مگر اپنے دین و ملت پر
قایم رہے حضرت مسیح علیہ السلام نے جو کچھ ہدایت اور
تعلیم کی اوسکو عمدگی اور خوبی سے بجالاتے رہے اور
لوگون کو بھی وعظ و نصیحت کرتے رہے جب مسیح علیہ السلام
کے صعود کو قریب پچاس ساٹھ برس کے گذر گئی تو اہل
یہود نے مختلف حیل سے رخنہ اندازی شروع کی اس
رخنہ اندازی مین زیادہ تر اس واسطے کامیابی ہوی کہ
ایک شخص پولس نامی یہودی جو پہلے حضرت عیسیٰ
اور آنکے شاگردون سے بہت ہی مخالفت رکھتا تھا اور
اونکے ستانے کو نجات کا موجب خیال کرتا تھا ازراہ
شرارت اور عداوت مسیحی بن گیا تاکہ اس غریب مسیحی
دین کو خراب کرے جیسا کہ صاحب تفسیر معالم التنزیل
آیت وقالت الیہود الخ کے ذیل مین رقم طراز ہین -
واما النصاری فقالوا المسیح ابن اللہ وکان السبب فیہ
انہم کانوا علی دین الاسلام احدی وثمانین سنۃ
بعد ما رفع عیسیٰ علیہ السلام یصلون الی القبلۃ ویصومون

رمضان حتی وقع فیما بینهم وبین الیهود حرب وکان
فی الیهود رجل شجاع یقال له بولس قتل جملة من
اصحاب عیسی ثم قال للیهود ان کان الحق مع عیسی ثم
فکفرنا والنار مصیرنا فنحن مغبونون ان دخلوا الجنة و
دخلنا النار فانی احتال واضلهم حتی یدخلوا النار وکان
له فرس یقال له العقاب یقاتل علیه فعزم فسره و
اظهر الندامة ووضع علی راسه التراب فقال له النصاری
من انت قال بولس عدوکم فتوبت من السماء لیتک
لک توبة الا ان تنصر وقد تبت فادخلوه الکنیسة و
دخل بیتا سنة لا یخرج منه لیلا ولا نهارا حتی تعلم
الانجیل ثم خرج وقال لو دیت ان الله قبل توبتک
فصدقوه واجتبوه ثم مضی الی بیت المقدس واستخلف
علیهم وعلمه ان عیسی ابن الله ترجمہ نصاریٰ
کہتے ہین کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے باعث اس کفر وارتداد
کا یہ ہے کہ بعد صعود حضرت عیسیٰ کے تلامیذ المسیح ستر
اسی سال تک سچے دین پر ثابت اور قایم رہکر نماز
وروزہ ادا کرتے رہی تھوڑی مدت کے بعد یہودیون
اور مسیحی جماعت مین لڑائی ہوئی اثنای فساد مین
یہودیون مین سے ایک شخص بولس نامی نے جو ہمیشہ
مسیحی جماعت کو تنگ کیا کرتا تھا بہت سے آدمیون
کو قتل بھی کر دیا تھا یہہ تجویز سوچی کہ منافقانہ طور پر
دین مسیح کو اختیار کرکے دینیات مین دخل دیکر عیسائیون
کو خراب وگمراہ کیا جاوے یہہ تجویز سوچکر بولس اپنے آپ
کو نہایت پریشان اور خستہ حال بناکر اہل نصاریٰ
کے روبرو گیا نصاریٰ نے دریافت کیا کہ تو کون ہے

بولس نے ازراہ شرارت جواب دیا کہ مین تمہارا دشمن ہوں
مجھکو آسمان سے آواز آئی ہی کہ جب تک تو نصاریٰ نہ ہوگا
تب تک تیری توبہ قبول نہوگی پس مین نے صدق دل سے
توبہ کی بعد اسکے بولس ایک سال تک ایک گھر مین اعتکاف
کرتا رہا اوس گھر مین سے دن کو نکلتا تھا اور نہ رات
کو یہان تک کہ انجیل کو سیکھ لیا اسکے بعد گھر سے نکلکر لوگون
کو کہنا شروع کیا کہ مسیح نے میری توبہ قبول کی اسپر لوگون
نے اوسکو اپنا ہم مذہب اور ہم مشرب خیال کیا پھر
بولس نے یہہ تعلیم دینی شروع کی کہ نعوذ باللہ مسیح خدا کا
بیٹا ہے انتہیٰ } پہلے پہل تو اس کفر کی تعلیم سے مسیح کے
صادق العقاید شاگردون مین شورش اور کھلبلی
پیدا ہوئی مگر اخیر پردہ تو کہین چلے گئے یا موت سے مر گئے
دوسرے لوگون نے بولس کے ہاتون پر بیعت کرکے ان
کفریات کو سیکھا بولس نے موقعہ پاکر کتاب انجیل کو گم
کر لیا اور لوگون کو شرارت سے یہہ باتین کہنی شروع کی کہ
مین تمکو الہام سے تعلیم دیتا ہون رفتہ رفتہ کچھ پڑھے لکھے
آدمی بھی بولس کے دم کین آگئے اور انہون نے بولس
کے صلاح سے یا اپنی طور پر اپنے کفریات کے تائید کے لئے
جھوٹی انجیلین تالیف کرنی شروع کین چنانچہ اون کے
اس مکر وفریب کو قرآن نے سورت بقر مین ظاہر کر دیا ہے

کما قال الله تعالی فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیهم
ثم یقولون هذا من عند الله ترجمہ وای ہے واسطے ان
لوگون کے کہ جو لکھتے ہین کتاب کو اپنے ہاتون سے اور پھر کہتے
ہین یہہ خدا کی طرف سے ہی پھر سورت آل عمران مین ارشاد
ہوتا ہے یا اہل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون

الحق وانتم تعلمون ترجمہ ای کتاب والو کیون بلاتے
ہو صحیح مین غلط اور چھپاتے سچی بات جانکر۔ اگرچہ پولوس
اور مسترجون {جو افلاطون کے پیرو تھے جنہون نے افلاطو
کا عقیدہ مسیحی مذہب مین شامل کر دیا تھا} اپنی لغویا
اور ارتداد کو زور کے ساتھ ترقی اور رونق دیتی رہی
مگر باوجود ان مساعی اور کوششون کے مسیح علیہ السلام کے
اصلی تعلیم کی بھی کچھ نشانات باقی رہے اوس تعلیم حقہ کے
ماننے والے بھی ساتھ ہی چلے آئے جب ہمارے حضرت محمد رسو
صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو تب بھی اوس فرقہ مین
سے اکثر لوگ موجود تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورت آل عمران
مین وارد ہے۔ لیسوا سواء من اہل الکتاب امۃ قائمۃ
یتلون ایات اللہ اناء الیل وہم یسجدون یومنون باللہ
والیوم الاخر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر و
یسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین {اہل کتاب
مین سب برابر نہین ایک فرقہ ہی سیدہی راہ پر رہا تون کو خدا
کی آیتین پڑہتا ہے اور سجدہ کرتے ہین یقین لاتے ہین
اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہین پسندیدہ بات
کا اور منع کرتے ہین ناپسندیدہ سے اور دوڑتے ہین
نیک کامون پر اور وہ لوگ نیکبختون مین سے ہین}
خداوند کریم نے اس فرقہ کو نیکبختون مین اس واسطے
شمار کیا ہی کہ یہ لوگ خدا کو ایک اور مسیح کو اوسکا عاجز
بندہ جانتے اور خالصۃً للہ عبادت کرتے تھے۔ پھر سورت
مائدہ مین ارشاد ہوتا ہے وان اکثرکم فاسقون تم مین
اکثر بے حکم ہین۔ منشاء اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ تم
مین سے تھوڑے لوگ مسیح کے سچے دین پر ہین اور اکثر گمراہ
ہین۔ پھر اوس سورت مین فرمایا ہے ولو انہم
اقاموا التورات والانجیل وما انزل علیہم من ربہم لاکلوا
من فوقہم ومن تحت ارجلہم منہم امۃ مقتصدۃ وکثیر
منہم ساء ما یعملون {اور اگر وہ قایم رکہین توریت اور
انجیل کو {یعنے اونمین جو اصل اصل ہے} اور جو اترا
اونکو اونکے رب کیطرف سے تو کھاوین اپنے اوپر سے اور
پانون کے نیچے سے اونمین سے کچھ لوگ سیدہی ہین اور
باقی برے کام کر رہے ہین} یعنے کچھ لوگ خدا کو ایک اور
مسیح کو خدا کا عاجز بندہ سمجھتے ہین اور باقی کے پولوسی
کفریات مین غرقاب ہین} پھر سورت مائدہ مین فرمایا ہے
ولتجدن اقربہم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا
نصاری ذلک بان منہم قسیسین ورہبانا وانہم لا
یستکبرون واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینہم
تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنا
امنا فاکتبنا مع الشاہدین تو پاویگا سب سے نزدیک
محبت مین اہل اسلام کے اون لوگون کو جو کہتی ہین کہ
ہم نصاری ہین۔ موجودہ نصاری مراد نہین ہین کیونکہ
یہہ تو پولوسی ہین جو ایک بگڑا ہوا یہودی تھا جسنے
دیدہ دانستہ عیسائیون مین تثلیث اور کفارہ وغیرہ
کے کفریات کو رونق اور رواج دیا۔ یہہ اس واسطے کہ
اونمین عالم اور درویش ہین اور یہہ کہ وہ تکبر نہین
کرتے اور جب اوس کلام کو سنتے ہین جو تجہپر اترا تو
اونکی آنکہین ابلتی ہین آنسون سے اوسپر جو پہچانے
حق بات۔ حق بات سے یہہ مراد ہی کہ ہم نے اس قول کو
سچا پایا جو اوسنے محمد الرسول کے آمد اور بعثت کی

بابت آگے سے کہہ رکھا تہا اور نیز ہم نے اپنے اس عقیدہ کو سچا پایا کہ مسیح خدا کا بیٹا نہین بلکہ خدا کا رسول اور بندہ ہے کیونکہ اسکے قرآن اور محمد رسول نے تصدیق کی + ای رب ہم نے یقین کیا اب تو ہمارا نام ایمان لانے والون مین لکھہ - قرآن مجید کے ان نصوص اور آیات سے صاف ثابت ہی کہ آنحضرت کی بعثت کے زمانہ مین عیسائیون مین سے ایک ایسا فرقہ بہی موجود تہا کہ جو خداوند کریم کو ایک اور یکتا اور مبرا من النقص والزوال اور منزہ من التثلیث والاشکال اور حضرت مسیح کو خدا کا عاجز اور غریب بندہ اور ایک رسول خیال کرتا تہا اوس زمانہ مین عرب کے لوگ اس موحد فرقہ کو امرویسیہ کہتے تھے - جسکو زمانہ حال مین یونی ٹیرین کہتے ہین - یہہ فرقہ صرف عرب مین ہی نہین تہا اور ملکون مین بہی موجود تہا اس فرقہ مین سے ہزارون آدمیون نے قرآن اور آنحضرت پر ایمان لایا ہے چنانچہ اسلامی تاریخون مین مرقوم ہے کہ جب حضرت جعفر بن ابی طالب ملک حبش مین ہجرت کرکے گئے تو کفار عرب مین سے بہی چند شریر اور کافر ملک حبش مین اس غرض اور ارادہ سے گئے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ کو جو نصاری تہا یہہ باجتلائین کہ یہہ لوگ پیروان مذہب اسلام حضرت مسیح کو خدا کا بندہ کہتے ہین تاکہ وہ ان پر ظلم و تعدی کرے - جب بادشاہ حبش کو اس امر کی خبر ہوی تو اوس نے حضرت جعفر کو اپنے پاس بلاکر پوچہا کہ تم مسیح کے حق مین کیا گمان رکہتے ہو حضرت جعفر نے جواب دیا کہ اوسکے حق مین ہمارا یہہ گمان ہے کہ وہ خدا کے بندے اور اسکے رسول ہین خدا کی بیٹے نہین ہین جیسا بعض عیسائیون کا خیال فاسد ہی نجاشی نے یہہ جواب باصواب سنکر کہا کہ بلا شک انجیل مین بہی حضرت عیسی کی ایسی ہی صفت لکہی ہے مرحبا تمکو اور اوسکو جسکے پاس سے تم آئے ہو وہ بیشک پیغمبر خدا ہین تعریف انکی انجیل مین ہے اور عیسی علیہ السلام نے اونکی بشارت دی ہے اگر بادشاہی کا کام مجہ سے متعلق نہوتا تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہوتا اور انکو وضو کراتا - علی ہذا القیاس عداس نصرانی اور ہرقل کا حال ہے دیکہو کتاب اصح الکتب صحیح البخاری حضرت محمد رسول اللہ کی زمانہ کے بعد بہی فرقہ مذکور باقی رہا سرآمد علمائے اسلام حضرت امام فخر الدین رازی اپنی کتاب مفاتیح الغیب المشہور بہ تفسیر کبیر مین جسکو آٹہ سو سال لکہے گذرتا ہے رقمطراز ہین کہ عیسائیون کا ایک فرقہ ملقب و مشہور فرقہ امرویسیہ اپنی آپ کو موحد قرار دیکر حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا ایک عاجز بندہ اور رسول مانتے ہے کفارہ اور تثلیث کا بالکل منکر ہے میرا اور اونکا بارہا مناظرہ اور مباحثہ ہوا ہے علی ہذا القیاس حجت الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ تنقیح المذاہب و غیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ امرویسیہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک بندہ اور رسول جانتا تہا تثلیث اور کفارہ کا مسئلہ اونکے نزدیک اعلی درجہ کا الحاد اور کفر ہی اونکا قول تہا کہ جو شخص حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیتا یا مانتا ہے وہ عیسائی نہین ہے بلکہ مرتد اور کافر اور مشرک امرویسیہ وہ ہی فرقہ ہے جسکو اس زمانہ مین یونی ٹیرین کہتے ہین - +

ناظرین کو اوپر کے سطرون کے دیکھنے سے
بخوبی معلوم ہو جاویگا کہ ایام حضرت مسیح سے لیکر ہماری حضرت کے
زمانہ اور اونکی تبع تابعین کے زمانہ تک حضرت مسیح اور اونکی فرقہ
کا نشان پایا جاتا تھا جو حضرت مسیح کی تعلیم اور رسولون کو
مانتا تھا اور فرق جدیدہ اور پولس کے تعلیمات اور رسولون سے
بیزار تھا اور کفارہ اور تثلیث کو ارتداد اور کفر قرار دیتا
تھا۔ اب ہم اس امر کو ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ حضرت مسیح
کا وہ سچا فرقہ جو منکر تثلیث اور مبطل کفارہ تھا اور جو
صدق دل سے خدا کو ایک اور یکتا اور مسیح کو اوسکا غریب
اور بیکس بندہ اور مقبول رسول جانتا تھا آیا فی الحقیقت
زمانہ مسیح سے آنحضرت کے زمانہ مبارک اور اونکی تبع تابعین کے
وقت مین موجود تھا یا نہین کیا قرآن یونہی اوس فرقہ موحد
کے وجود کو قایم اور ثابت کرتا ہے یا دراصل ایسا کبھی اب ہمکو
اوس فرقہ موحد کے وجود کے ثابت کرنے کے واسطے مسلمان اسلامی
سے مدد ملنی کی کچھ ضرورت نہین عیسایون کے تاریخون اور
واقعات سے اس فرقہ کے وجود پر استدلال کرتی ہین اس زمانہ
مین جب عیسایون کے عام فرقون اور مختلف مذاہب اور
مستفرق ادیان پر غور اور نظر کرتی ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ
اور فرقون کے اب تک ایک ایسا فرقہ بھی موجود اور باقی ہے
کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک عاجز بندہ اور خدا کا
رسول اور خدای لایزال کو یکتا اور ایسا اور برائن التثلیث
والاشکال اور منزہ من التقصر والزوال جانتا ہے اور اس
بات کا قایل اور معتقد ہے کہ خدا کی ذات مین دوی گنجایش
نہین مخزون لوگ جو بہ خلوص دل جدید عیسای ہوئے
تھے وہ شریعت کے پابند رہے اور۔ اور بان بادشاہ کے

وقت تک جو ۳۳۴ء مین تھا اکثر عیسای شریعت اور
احکام توریت اور توحید خالص منزہ من التثلیث کی
تعمیل کرتے رہی لاکن جب بادشاہ نے یہہ حکم دیا کہ جو کوی
ختنہ کریگا مارڈالا جایگا۔ تب فلسطین کے عیسائیون نے
اپنے خیال سے کہ مبادا ہم بھی یہودیون مین گنی جاین
رسوم موسوی کو کلیتہ ترک کر دیا اور مرقس کو
اپنا پیشوا مقرر کیا یہہ لوگ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو سند
مین برابر سمجھتے تھے اس فرقہ کو تثلیث پرستون نے بوجہ عناد
نابیونیہ کہنا شروع کیا دیکھو موسیم صاحب کی تاریخ۔
علے ہذا القیاس اور بھی بہت سے دیانت دار اور منصف
مزاج مورخون اور وقایع نویسون نے ثابت کیا ہی کہ
مسیح کے مذہبی فرقون مین سے ایک ایسا فرقہ بھی چلا آیا ہی
کہ جو اپنے آپ کو سچا اور ابتدائی قرار دیتا ہے اور صدق
دل سے اقرار کرتا ہے کہ قایلین تثلیث سچے دین اور
صراط مستقیم پر قایم اور ثابت نہین ہین اور اناجیل
مروجہ مین جو درس تثلیث پر دلالت کرتا ہے فرضی اور
جعلی ہے۔ کاملت صاحب کا قول ہے کہ جس آیت سے
تثلیث پر استدلال کرتی ہین وہ کسی قدیم نسخہ انجیل
مین نہین پائی جاتی۔ بوکوس اور یوحنا پیروان افلاطون
نے عداوت اور دشمنی کے مارے ان مخترعہ باتون اور
موضوعہ مسائل کو مسیحی مذہب مین شامل اور داخل کر دیا
اگستائن اور جیروم اور کارن وغیرہ سرآمد علمای مسیحی نے
اپنی اپنی تصنیفات مین اس موحد فرقہ کے وجود کو مانا
ہی اور اقرار کیا ہے کہ یہہ فرقہ قدیم سے چلا آتا ہی

باقی آیندہ +

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔